یٰسین ندوی مصباحی کا مکمل بائیکاٹ ہی واحد شرعی حل

از: شہزادۂ سراج ملت، مولانا سید محمد ہاشمی رضوی، پھول گلی، ممبئی ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

رضا سے جلوگے تو جل جاؤ گے تم
رضا سے ملوگے تو کھل جاؤ گے تم
یہ ہے اعلیٰ حضرت کی عظمت کا سکہ
جو چلتا رہے گا کھنکتے کھنکتے

'عرفانِ مذہب ومسلک' جیسی غیر عرفانی وگمراہ کن کتاب کے مصنف فتنہ گروں کے سر خیل، سازیشیوں کے میر کارواں، رئیس الاشرار، نام نہاد رئیس القلم، نا عاقبت اندیش، عقل و بصیرت سے بے بہرہ یعنی ندوی یٰسین اختر مصباحی جو رضویات اور خانوادۂ رضویہ کی مخالفت میں اپنے لشکر کے ساتھ مید انِ عمل میں کود پڑے ہیں۔ یہ اب ان دِنوں مفتی ہونے کے زعم میں ہر ہفتہ نئی نئی لایعنی تحریر کے ذریعہ توبہ ورجوع کا مطالبہ کر رہے ہیں۔نہ جلسہ نہ جلوس، نہ فاتحہ نہ کوئی دعوت ہر جگہ سے پھٹکار کے شکار، اب سیمینار بھی نہ ہونے کی فکر میں بیچارے اس قدر پریشان ہوچکے ہیں کہ بیان سے باہر ہے۔

آج کے دور میں نااہلوں اور شہرت پرست مریضوں نے اچھا حل نکالا ہے کہ کسی بڑی شخصیت پر تنقید کرو شہرت مل ہی جائے گی۔ اس فارمولے پر خبط الحواس قلم کار ندوی یاسین اختر صحیح معنوں میں عمل کرتے ہوئے کبھی سرکار تاج الشریعہ تو کبھی دیگر علمائے حق پر توبہ ورجوع کا مفت کا فتویٰ تحریراًعام کرتے نظر آرہے ہیں۔ صلح کلیت کی عالمگیر تحریک 'دعوت الیاسی' کے برانڈ ایمبسڈر کے طورپر ہندوستان میں مقرر ندوی یٰسین اختر مصباحی جو ہر ہفتہ ایک نئی تحریر لکھ کر نیٹ کے ذریعہ عام کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سرکار اعلیٰ حضرت کی پھٹکار ہی کہئے اس عقل سے پیدل قلم کار پر کہ کوئی اس کے ندویت نواز مضامین کو اہمیت ہی نہیں دے رہا ہے۔

یٰسین اختر ندوی لکھتے ہیں کہ:"عرفانِ مذہب ومسلک 'شائع ہونے کے بعد اسے رفتہ رفتہ بعض افراد نے تحریراًو تقریراًایک گرم موضوع اور سنگین مسئلہ بنایااور جذباتیت وعجلت پسندی میں'عرفان' کے خلاف لکھتے اور بولتے ہوئے ان سے ایسی شرعی غلطی سرزدہوگئی جس سے توبہ ورجوع ان کے اوپرلازم ہوگیا"۔ دھواں آگ کے بغیر نہیں اٹھتا، اس کتاب میں یقیناً شرعی خامیاں ہیں، جس کے بنیاد پراس کتاب کے منظرعام پر آتے ہی اہلسنّت کے درمیان ایک خلجان برپاہوگیااورایک اضطرابی کیفیت طاری ہوگئی ، اکابر علماء نے اس کتاب سے برأت کااظہار کیا، بہتوں نے تواس کتاب کو غیر عرفانی اورایمان سوز کتاب قرار دیا، اس کے خلاف درجنوں مضامین منظر عام پر آئے، کئی کتابیں لکھی گئیں جس میں ان کے 'عرفان' کے پرانچے اڑادیئے گئے اور شرعی گرفت بھی کی گئی ۔ مگر واہ رے ڈھٹائی کہ ان کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا!اور وہ اس کتاب کومزید اضافہ کے ساتھ شائع کراکر امت میں انتشار وافتراق کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔

۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ مطابق ۵ رمارچ ۲۰۱۴ء کے ایک پرچہ میں جس کا عنوان 'جماعت اہلسنت کافتنۂ کبیر' ہے لکھتے ہیں کہ :

"جن صغیروکبیرمولویوں نے "عرفانِ مذہب ومسلک" کے خلاف تحریراًوتقریراًکوئی بھی شرعی الزام عائد

کیاہے۔ وہ بقید صفحہ وسطر اس شرعی غلطی کی واضح نشان دہی کرکے اس کی حرمت وضلالت یاجو بھی شرعی حیثیت ہواس کی تعیین کریں۔اگرواقعتاً ایسی کوئی شرعی غلطی ثابت ہوگی توبلا تکلف وبلاتاخیر میں اس سے رجوع وتوبہ واستغفار کر کے 'عرفانِ مذہب ومسلک' کے آنے والے ایڈیشن (جو تقریباتین سو صفحات پر مشتمل ہے اور ہفتہ عشرہ میں حوالۂ پریس کیاجانے والاہے)میں اصلاح کر نے کے ساتھ ایک رجوع نامہ ، سنی مجلات ورسائل میں بھی بغرض اشاعت ارسال کر دوں گا"۔اس کے علاوہ بھی کئی مضامین میں انہوں نے اس طرح کے خیالات کااظہار کیاہے۔مگر ہائے رے ہٹ دھرمی اور انانیت کہ بارہا شرعی خامیوں کے نشاندہی کی گئی باضابطہ کئی کتابیں منظر عام پر آگئیں ان میں چندکتابیں یہ ہیں:

(۱)آئینۂ صلح کلیت مصنف :انیس عالم سیوانی۔(۲)مذہب ومسلک کا حقیقی عرفان مصنف:مفتی شمشادرضوی، بدایوں (۳)ابراق بریلی مصنف:مولاناشہاب الدین ، دہلی۔ (۴) تفتیش مصنف:غلام مصطفیٰ قادری(۵)مسلکِ حق مصنف:مفتی اختر حسین علیمی۔

پھر بھی شرعی غلطی کی واضح نشاندہی کے تقاضے!!!اب اسے سوائے اس کے اورکیاکہاجائے کہ یہ بصارت کے ساتھ بصیرت نہ ہونے کایہ نتیجہ ہے۔

ع دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

انہیں توچاہئے کہ اپنی خامیوں کودیکھ کر فوراًرجوع کرتے تاکہ دارین کے خسرا ونقصان کاسامنانہ کرناپڑے ،مگر اسے ان کی حرماں نصیب ہی کہئے کہ بجائے اپنے اندر اصلاح لانے اور اپنی خامیوں پر غور کرنے کے دوسروں سے توبہ اور رجوع کامطالبہ کر رہے ہیں 'الٹے چور کوتوال کوڈانٹے' مثل اس جگہ بالکل درست ہے۔اور حقیقت تویہ ہے کہ۔۔

ع اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں۔

۱۵/اکتوبر۲۰۱۴ء کے لکھے گئے مضمون میں وہ لکھتے ہیں کہ:"تقریباًدس ماہ سے باربارکے تحریری مطالبہ کے باوجودکسی نے بھی 'عرفانِ مذہب ومسلک' کے خلاف عائدکردہ شرعی الزام کاکوئی ثبوت اب تک پیش نہیں کیااس لئے ایسے افراد کے لئے توبہ و رجوع ہی اب واحد شرعی حل ہے "۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنی خامیوں کوپسِ پشت رکھ کر دوسروں پر بے بنیادالزام عائد کرناان کی فطرت ہے ، ان کی ہر شرعی غلطی کومع ثبوت شرعی واضح کر دیاگیاہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت کایہ شعر کہ:

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

یقیناایک پیغام،ایک مزاج ، درس اور عقیدہ دیتاہے کہ جس مذہب میں تعظیم حبیب شرک ہے وہ مذہب براہے اور اس بُرے مذہب پر لعنت بھیجتے رہنا۔اس لئے ہم وفادارانِ مصطفیٰ گستاخان رسالت کی مذمت کرتے ہوئے ہمہ وقت لعنت بھیجتے رہتے ہیں ۔ لیکن یاسین اخترندوی مصباحی کویہ بھی ہضم نہیں ہوتا، اسی سے ان کی اصلیت یعنی صلح کلیت کااندازہ لگایاجاسکتاہے۔اس لئے وفادارانِ مسلک اعلیٰ حضرت پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ہر اس شخص کارد اپنے اوپر فرض کرلیں جوگستاخانِ رسول کے ردّ سے نفرت کااظہار کرتے ہیں۔یاد رہے جب جب سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کاتذکرہ ہوگا،یزید کوبراکہاجائے گا۔اسی طرح جب جب عظمت مصطفیٰ پر بیان کیاجائے گا،ان وہابیوں کے عقائد خبیثہ کوبیان کرکے ان کوکافر ومرتد بتاکر اپنے سنی مسلمانوں کوآگاہ کیاجاتارہے گا۔الحمدللہ وہابیوں کوکافرومرتد کہناہماراوظیفہ ہے۔ان بدمذہبوں پر شدت قرآن کا دیا ہوا مزاج ہے اور ایمان والوں کی پہچان ہے۔ اب جواس عقیدے سے روکے گاوہ بھی اسی زمرے میں شامل ہوگا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہلسنّت وجماعت کو ایسے شاطر قلمکار وں کے شر سے محفوظ ومامون رکھے۔

رضااکیڈمی کے روح رواں الحاج محمدسعیدنوری

صاحب کے اس مشورے پر 'کہ اب بہتر ہے کہ مل بیٹھ کر 'عرفانِ مذہب ومسلک 'کامسئلہ حل کرلیاجائے۔یٰسین اختر ندوی جواباً تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:''چوں کہ حضرت سید محمداویس مصطفیٰ میاں قادری بلگرامی، موجودہ بعض اختلافات کے سلسلے میں تصفیہ ومصالحت کی کوشش کرچکے ہیں ، اس لئے نہایت مناسب ہوگا کہ علماء ومقتیانِ اہلسنّت کی نشست بلگرام شریف میں رکھی جائے جوہم سب کاصدیوں تک دینی وعلمی وروحانی مرکز رہا ہے'' ۔

جواباًمیں عرض کروں گاکہ:

'عرفان مذہب ومسلک 'لکھ کرجماعت اہلسنت میں انتشار پھیلانے والے یٰسین اخترندوی مصباحی مسلک اعلیٰ حضرت کومذعومہ مسلک قرار دینے والے یٰسین اخترندوی مصباحی علماء کی شان میں توہین کرنے والے یٰسین اخترندوی مصباحی وہابیوں کے رد پر ناراضگی کااظہار کرتے ہوئے سنی علمائے کرام کو نشانہ بنانےوالے یٰسین اخترندوی مصباحی بلکہ یوں کہئے کہ سارے فتنوں کے جڑ یٰسین اخترندوی مصباحی اس کے باوجود مصالحت کے لئے ہمیں بلگرام شریف آنے کامشورہ دے رہے ہیں!!!!مجرم وہ ہیں۔ وہ خودبریلی شریف آئیں اور وہاں آکر علماء ومقتیانِ اہلسنت کی موجودگی میں تصفیہ ومصالحت کی کوشش کریں اور حضور تاج الشریعہ بحیثیت فیصل ہوں ۔

نیزمیں رضااکیڈمی کے روح رواں محترم الحاج محمدسعید نوری صاحب سے گذارش کروں گاکہ وہ ایسے ،نااہل ،ندویت نوازاور صلح کلیت کے برانڈ ایمبسڈر یاسین اختر ندوی مصباحی سے کسی طرح کی کوئی بات بالکل نہ کریں اور نہ ہی کسی طرح کی تصفیہ،اور مصالحت ومفاہمت کی نشست کاکہیں اہتمام کریں۔اس لئے کہ جماعت اہلسنت میں ان کی کوئی وقعت نہیں رہ گئی ۔ان کے قلم سے نکلنے والے جملوں سے رضویت اور مسلک اعلیٰ حضرت سے بیزاری کاثبوت ملتاہے۔ان کی اوقات ہی یہ ہے کہ ان کوبالکل دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیاجائے۔ یہ بالکل کسی طرح سے بات چیت کے قابل نہیں۔ہاں اگران سے بات ہو بھی تو اس شرط پر کہ وہ پہلے اپنی شیطانی ایمان سوزتحریرسے رجوع کریں اور چلتی ٹرین پر اپنی مفت کے مفتی کی تحقیق سے برأت کااظہار کریں پھر کوئی نشست ہوگی۔بغیراس کے ان جیسے ضمیر فروشوں سے کوئی بات نہ ہو،یہی ایک صحیح شرعی حل ہے۔

میں تمام علمائے اہلسنّت سے مؤدبانہ گزارش کروں گاکہ وہ ایسے مسلک بیزار اور مرکزاہلسنت بریلی شریف کے غدار لوگوں کابالکل بائیکاٹ کریں،اسی طرح جس طرح سے ابھی جاری ہے اور مجھے یقین ہے کہ جب تک بائیکاٹ جاری رہے گااس وقت تک اہلسنّت میں امن وامان باقی رہے گا۔اس لئے کہ اہلسنّت میں انتشار پھیلانے والے یہی چند مفاد پرست افراد ہیں۔

اور مجھے یقین ہے کہ جس کے دل میں واقعی ملت کادرد ہے وہ یٰسین ندوی مصباحی کے خرافاتی مضامین کوپڑھ کر یہ کہے بغیرنہ رہے گایقینااہلسنّت میں پیداشدہ اختلاف کے جراثیم ان ہی جیسے شریروں کی دین ہے۔مولیٰ تعالیٰ ایسے نازک دور میں ہمارے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائے اور مسلک اہلسنّت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کا بول بالا کرے اور اہلسنت کوہر طرح کے شر اور شریروں سے محفوظ وومامون فرمائے۔

حَسْبُنَااللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل،نِعْمَ الْمَولیٰ وَنِعْمَ النَّصِیر۔وَمَاتوفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہ۔وھُوَالْمُعِین وَالْمُسْتَعانُ وَعَلَیْہِ التُّکلان۔

***